

## معزز قارئین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سید مولود احمد صاحب نے پچھلے سال یعنی ۲۰۱۰ء میں چند موضوعات کی مفصل جانکاری کیلئے حضرت مہدی مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تھا۔ اسی مطالعہ کے دوران انہیں ([alghulam.com](http://alghulam.com)) کا پتہ چلا تو انہوں نے اس ویب سائٹ پر خاکسار کی کتب اور مضامین کا بھی مطالعہ شروع کر دیا۔ میری کتب اور مضامین پڑھنے کے بعد انہوں نے میرے ساتھ بذریعہ ٹیلی فون رابطہ کیا اور بعض سوالات کے جوابات مجھ سے پوچھے۔ خاکسار نے انہیں اُنکے سوالات کے جوابات دیئے۔ اسکے بعد عزیزم سید صاحب نے اپنی دینی راہنمائی کیلئے چند سوالات لکھ کر خلیفہ صاحب کی خدمت میں فیکس کیے تاکہ اُنکی تسلی ہو سکے۔ تیسری دفعہ انہوں نے یہی سوالات ۳۱۔ مارچ ۲۰۱۱ء کو جناب خلیفہ مسرور احمد صاحب کو فیکس کیے۔ اپریل کے آخر میں سید صاحب کو پرائیویٹ سیکرٹری منیر احمد جاوید صاحب کے خط کیساتھ جناب خلیفہ صاحب کے حکم پر سید مبشر احمد ایاز صاحب کا لکھا ہوا جوابی خط موصول ہوا۔ **حق کی برتری کیلئے اخراج، مقاطعہ اور قسما قسم کے یزیدی دکھ اور تکالیف جھیلنے کا حسینی رویہ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی نظر میں بھلے بد انجام ہو لیکن اللہ تعالیٰ کی نظر میں اُسکے بندے کا اس سے بڑھ کر خوبصورت اور نیک انجام کیا ہو سکتا ہے؟** قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد روحانی اندھوں اور درباری مولویوں کی نظر میں ایسے نیک انجام ہمیشہ بد انجام ہی ہوا کرتے ہیں۔ عزیزم سید مولود احمد صاحب کا سوال نامہ اور بقول پرائیویٹ سیکرٹری **اس کا نصوص اور دلائل کیساتھ جو ٹھوس علمی جواب دیا گیا ہے** ذیل میں قارئین کی دلچسپی اور افادہ عام کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ عزیزم سید مولود احمد صاحب کے علمی سوالوں کا جو جماعتی جواب دیا گیا ہے قارئین اس جماعتی جواب کا مفصل جواب بھی جلد ویب سائٹ پر پڑھ سکیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار

موعودز کی غلام مسیح الزماں

عبدالغفار جنبہ۔ کیل۔ جرمنی

۲۳۔ مئی ۲۰۱۱ء

☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَیْبَتِهِ الْمُسَبِّحِ الْمَحْمُوْدِ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ !

حضرت خاکسار نے دسمبر میں آپ کی خدمت میں ایک خط لکھ کر کچھ دین امور کے بارے میں سوالات کیے تھے اور اپنی راہ نمائی کے لئے درخواست کی تھی۔ مگر اب اپہل آنے کو ہے مگر آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا۔ حضرت اگر آپ بیماری راہ نمائی نہ فرمائیں گے تو پھر اور کس سے پوچھا جائے۔ خاکسار نے تقریباً ایک سال تک دست بردار کی ہے اور دوبارہ اس کا خلاصہ اس خط کے ساتھ ارسال کر رہا ہے۔ اُمید ہے آپ کی طرف سے اس بار جواب ضرور آئے گا۔

درج ذیل سوال مندرجہ ذیل ہیں جو کہ پچھلے خط میں بھی درج تھے۔

- (۱) جب آنحضرت ۴؎ حضرت مسیح موعود ۷ؑ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بھی اس بات کے قائل تھے کہ پیر علی کے سر پر اللہ ایک مجدد خود مقرر کرے گا جیسے بنی اسرائیل کے نبی آئے۔ خدا خود ان کا انتخاب کرے گا۔ (دیکھیں تین احادیث، پینس حضور ۴؎ کی کتب کے حوالے اور دو خلیفہ ثانی صاحب رضی اللہ عنہ کا تفسیر کبیر کا حوالہ اور حضرت مولانا راجی کی رضی اللہ عنہ کا حوالہ حوسب صفحہ ۱۰۰ جو کہ خط کے ساتھ ہے) تو پھر آج ہم احمدی مجدد ہیں کا دروازہ بند کیوں کر رہے ہیں۔ کیا ہم آنحضرت ۴؎ اور ان کے پیارے مہدی ۷ؑ سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں۔ تعویذ اللہ۔
- (۲) ہم حضور ۴؎ جو کہ اس آخری زمانہ کے امام ہیں اور خدا کے نبی ہیں ان کی بات مانیں یا نہ آج کے احمدی علماء کی بات مانیں۔
- (۳) حضور ۴؎ نے تو ہمیں نصیحت فرمائی تھی اور کہا تھا کہ جب تک کوئی روح القدس پاکر کھڑا نہیں ہوگا تم سب مل کر کام نہ کرو اور تم میں سے جس کی تیس مومن گواہی دیں وہ میرے لئے نصیحت لے سکتا ہے۔ اور جب کوئی خدا کا انتخاب کیا ہوا آجائے تو اس کو ماننا ضرور ہے ورنہ ہم فاسق کہلا سکتے ہیں۔ (قرآن اور حضرت مسیح موعود ۷ؑ کے مطابق)۔ اگر ہم سب درست ہے تو ہم کیوں دروازہ بند کر چکے ہیں
- (۴) حضرت مسیح موعود ۷ؑ نے کہاں حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کو مصباح الموعود کہا ہے۔ یا اپنے کسی اور بیٹے (صحابہ زادہ مرزا مبارک احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے علاوہ) مصباح الموعود کہا ہے۔ آپ ۷ؑ نے اپنی پوری زندگی ان کو مولود مسعود یا مصباح الموعود نہیں کہا۔ اگر کہا ہے تو میری راہ نمائی فرمائیں۔

(۵) — حضور اکرم کو ساری زندگی ۱۹۶۷ء تک مصلح موعود (ذکی غلام) کی بشارتیں اور الہامِ خدا کی طرف سے ہوتے رہے۔ آفری الہام مرزا مبارک اللہ صاحب کی وفات (جس آپ مصلح موعود اجتہاد کی غلطی سے جو کہ پہلے انبیاء سے بھی کئی دفعہ ہو چکی ہے) کے فوراً بعد ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ مصلح موعود نے ۱۹۶۷ء کے بعد میں پیدا ہوتا تھا۔ خدا کی سنت ہے کہ انبیاء کو بشارتوں کے بعد ۷۰ و ۷۰ ہوتے دیتے جاتے ہیں۔ میں اپنے محدود علم سے آپکو چار سے پانچ قرآن کرم سے حوالے دے سکتا ہوں۔ خود حضور اکرم ۱۸۹۴ء تک قطعی طور پر اپنے نفس لڑکے کو مصلح موعود نہیں کیا۔ بلکہ سخت الفاظ میں اس کا انکار کیا۔ (دیکھیں روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰)۔

(۶) — ایک شخص عبدالفقار پھلے ۲۴ سالوں سے اس صوبے کے مجدد اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور بقول اُس کے وہ کئی دفعہ جماعت اور تعلقا سے اس بات پر (discuss) کرتا چاہتا ہے مگر جماعت اُس کا دلائل سے منہ بند کیوں نہیں کرتی۔ ہمارے پاس بڑے بڑے عالم ہیں۔ MTA ہے۔ حضور اس شخص کو MTA پر لائبریری کے سامنے اس کو بولنے کا موقع دیا جائے اور پھر اُس کی شاید اصلاح ہو سکے۔ ہماری کئی سالوں سے خاموشی پر گزرتا مناسب نہیں۔ حضرت مسیح الموعودؑ کی حقیقی جماعت تو لوگوں کے دلائل کے ساتھ منہ بند کر سکتی ہے۔ پھر کیا رکاوٹ ہے؟ ہم کئی سالوں سے نگار تبلیغ کر رہے ہیں مگر اب تک ۱۰۰ لوگوں کو بھی کنبہ میں امداد نہیں کر سکے۔ ہمیں عبدالفقار صاحب اور اُن کی جماعت کو واپس لانا چاہیے۔ یا اگر وہ درست ہیں تو پھر ہمیں اس مجدد کی بیعت کرنا ہوگی ورنہ حضورؑ اور قرآن کے مطابق فاسق ٹھہریں گے۔ ہمیں یاد ہے کہ حضورؑ نے فرمایا تھا کہ جو خدا کی طرف سے ہوتے کا کہے مگر جھوٹا ہو تو ۲۳ برس سے زیادہ ہیلت نہیں پاتا اور

اُس کی شہرہ رگ پر وار ہوتا ہے اور خدا اُسے کاٹ دیتا ہے۔ یہ قرآن  
کی تعلیم کے مطابق بھی ہے۔ مگر اس شخص کو 24 سال ہو گئے ہیں۔  
ان لوگوں کی Website درج ذیل ہے۔

www-alghulam-com

عبد الفقار خدا کی طرف سے اور خدا کا غائدرہ اور حضرت مہدیؑ  
کا موعود غلام ہوتے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور 24 برس سے  
خدا کی قسمیں اٹھا اٹھا کر کہتا رہا ہے کہ خدا اُس کے ساتھ ہے اور میں اپنے  
دعوے میں سچا ہوں۔

حضرت مجھے اُمید ہے کہ آپ خاکسار کی راہ غامضی فرمائیں گے

اور جلد عبد الفقار صاحب سے رابطہ فرما کر سب ائمہوں کے سامنے  
MTA پر دودھو کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیکھا جائے۔

خاکسار اپنے دونوں خطوط کے جواب کا انتظار بڑی شدت سے پچھلے  
چار ماہ سے کر رہا ہے۔ مگر ابھی تک کوئی جواب نہیں پاسکا۔ خاکسار یہ  
بھی اُمید رکھتا ہے کہ آپ بڑھی شفقت سے سلوک فرمائیں گے اور جیسے بعض  
لوگوں نے مجھے کیا کہ جس جماعت سے خارج کر دیا جاؤں گا کیونکہ میں یہ سوال  
نکھ کر بوجھ رہا ہوں۔ اُمید کرتا ہوں ایسا نہیں ہوگا۔ والسلام خاکسار  
10610 Jane St., Maple, ON. L6A3A2  
Canada.

In the name of Allah, the Gracious, the Merciful

**Few references from Hazrat Maseh-e-Maud's (a.s.) writings, speeches and questions answers sessions regarding Mujadideen in "Umat-e-Muhamadiya"**

**(1) Hadeth-e-Nabvi (sw) Abu Daud**

Hazrat Abu Hurayra (r) relates that Aanhazoor (sw) said Allah will continue sending a person (forever) in this "umma" in every century to correct (or to refresh) the (actual) teachings of Islam.

**(2) Jamia Al Saghir 2/104 Or Hadiqatul Salayheen p. 402**

Hazrat Ibn-e-Abbas (r) relates that this umma can never be destroyed which has Me (sw) on its beginning, Isa Ibn-e-Mariyam (as) at its end and Mehdi (as) in it's middle.

(These are my words ,translations).

**(3) Also see Hadith of Abu Daud used by Hazrat Maseh-e-Maud (as) Ruhani Khazain Vol. 22 page 200**

**Books**

- 1) Aaina-e-Kamalat-e-Islam or Roh. Khaz. Vo 15 p 340
- 2) Shahadit-e-Quran or R.Kh. vol 6 p344
- 3) Izala-e-Ohaam or R.Kh. vol 3 p179
- 4) Nishan-e-Aasmani or R.kh. vol 4 p378
- 5) Arba'aeen or R. Kh. Vol 7 p460
- 6) Haqeeqat-ul-Wahi or R. kh. Vol 22 p462 on the bottom (i.e. hashiya)
- 7) Roh. Khaz. Vol 1 page 593 Hashia
- 8) Roh. Khaz. Vol 3 page 362

**Malfoozaat (speeches, sayings etc.)**

- (1)Vol 3 p254-255 (2)Vol.4 p2 (3)Vol.4 p3 (4)Vol4 p7 (5)Vol.5 p100 (6)Vol.5 p101-102 (7)Vol.2 p63 (8)Vol 8 p119 (9)Vol 9 p211 (10)Vol 9 p477 (11)Vol 10 p250 (12)Vol 10 p418 (13)Vol 10 p451 (14)Vol 10 p452 (15) vol.4 p.1 to 2

**Hazrat Maulana Ghulam Rasool Rajeki's (r) reference:**

Hayat-e-Qudsi part 5 p162

**Hazrat khalifa Sani Sahib's (r) reference:**

Tafseer-e-Kabeer Vol 9 p319

**Hazrat khalifa Salis Sahib's (r) reference looks contrary to Hazrat Maseh-e-Maoud's (a.s.) references:**

Teen(3) Ahm Khutbaat p41-43 delivered in Frankfurt Germany

**Hazrat Khalifa Raby sahib's (r) reference also looks contrary to Hazrat Maseh-e-Maoud(a.s.)**

Friday sermen Aug. 27, 1993

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ \_\_\_\_\_ تَعْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی زَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْجُوْدِ

پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایضاً اللہ تعالیٰ بندہ العزیز

لنصر

20-4-11

مکرم سید مولود احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے عبدالغفار جنبہ صاحب سے متاثر ہو کر حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک خط لکھا اور اس میں بعض سوالات اٹھائے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر ربوہ سے محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب نے ان کا نصوص اور دلائل کے ساتھ جو ٹھوس علمی جواب دیا ہے وہ حسب ارشاد آپ کی خدمت میں ارسال ہے۔ اسے غور سے پڑھ لیں۔ اللہ کرے کہ اس سے آپ کی تسلی ہو جائے اور بدانجام سے نچ جائیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

سنیہ ادعا ربیہ

پرائیویٹ سیکرٹری

نقل دفتر PS لندن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُحَمَّدٌ وَصَلٰی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَوْعُوْدِ  
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہوا ناصر

مکرم و محترم سید مولود احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اپنے خط میں کچھ سوالات لکھے ہیں اور ان کے متعلق اپنی تسلی کے لئے جواب کی درخواست کی ہے۔ ہر چند کہ سوالات خود ایک منتشر ذہن کی عکاسی کر رہے ہیں کیونکہ ان سوالوں کا آپس میں کوئی ربط نہیں اور ایک دوسرے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں کیونکہ ہر صدی کے سر پر مجدد ہونے کا سوال جدا مضمون رکھتا ہے اور مصلح موعودؑ کون ہے اس کا تعلق مجدد کے ساتھ نہ ہے اور رسالہ الوصیۃ کا اقتباس ایک اور مضمون لئے ہوئے ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر ایک ہی ذہن سے یہ سوال بیک وقت پیدا ہو رہے ہوں تو وہ کسی اور امر کی نشاندہی کر رہے ہوتے ہیں۔

اور دوسرا امر ایک بہت ضروری ہے جس کی کمی ہر اس ذہن میں پائی جائے گی جو اس طرح کے سوالات اٹھاتا ہے اور وہ یہ کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات جس کے آپ نے حوالے دئے ہیں یا تفسیر کبیر یا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؑ یا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؑ کے بعض اقتباسات جو آپ نے دئے ہیں کیا وہ خود آپ نے سیاق و سباق سمیت پڑھ لئے ہیں؟؟؟

اول تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی بھی تحریر میں باہم کوئی تضاد نہیں ہوگا، ناممکن ہے اور آپ کی ہی نیابت میں آپ کے خلفاء جو کچھ رہنمائی کرتے رہے وہ قرآن و حدیث کے تنبیح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات و تحریرات سے ہی رہنمائی لیتے رہے، ذرا بھی، سر مو بھی ادھر ادھر نہیں ہوئے اگر کسی کو کوئی تضاد نظر آئے تو وہ اسکے فہم کا قصور ہوگا یا سیاق و سباق سے ہٹ کر وہ بعض تحریرات کو سامنے رکھے ہوئے ہوگا۔ سیاق و سباق کی اہمیت تو اتنی زیادہ ہوا کرتی ہے کہ کہا جاتا ہے نا! کہ ایک شخص جو ہر وقت کھانے پینے میں ہی مشغول رہتا تھا اسے کسی بزرگ نے نصیحت کی کہ بھئی ہر وقت کھانا پینا مشغول رکھا ہوا ہے یہ تو درست نہیں۔ تو وہ مچلا کہنے لگا کہ مولانا میں کون سا غلط کام کر رہا ہوں عین قرآن کے مطابق ہی تو کر رہا ہوں قرآن میں ہی تو ہے کہ ”کسلوا و اشربوا“ کہ کھاؤ اور پیو۔ مولانا نے کہا کہ ”ولاسرفوا“ بھی تو پڑھنا تھا کہ حد سے نہیں بڑھنا چاہیے اور کبھی مسجد بھی تشریف لایا کریں وہ کہنے لگا تو یہ کریں مولانا! قرآن نے تو کہا ہے کہ ”لا تقربوا الصلوٰۃ“ کہ نماز کے قریب بھی مت جاؤ بلکہ قرآن میں ہے کہ ”فویل للمصلین“ کہ ہلاکت ہے نمازیوں کے لئے، تو اگر سیاق و سباق سے الگ کر کے

کسی بھی عبارت یہاں تک کہ قرآن شریف کو بھی دیکھنے والے دیکھیں تو بنانے والے ایسی صورت بھی بنا لیا کرتے ہیں۔ لہذا سب سے پہلا اصول یاد رکھیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو خود پڑھیں اور اسکے

سیاق و سباق کے ساتھ پڑھیں اور اگر کسی تفصیلی مسئلہ میں غور و فکر کرنا مقصود ہو تو دعا کے ساتھ ساتھ اس قسم کی ساری تحریرات کو سامنے رکھ کر تدبر کیا جائے تو خدا تعالیٰ ان کے عقل و فہم اور علم و عمل میں بھی برکت رکھ دیتا ہے اور ایسا نو فرماست عطا کیا جاتا ہے کہ وہ خود بھی ایک روشنی میں رہتا ہے اور دوسروں کو بھی وہ روشنی فراہم کرنے کا باعث بن سکتا ہے۔

بہر حال آپ نے جو سوالات اٹھائے ہیں ان کے مختصر رنگ میں جواب پیش خدمت ہیں۔

1: سب سے پہلا سوال آپ نے یہ کیا ہے کہ: ”جب آنحضرت ﷺ، حضرت مسیح موعودؑ، اور آپ کے صحابہؓ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؒ بھی اس بات کے قائل تھے کہ ہر صدی کے سر پر اللہ ایک مجدد خود مقرر کرے گا جیسے بنی اسرائیل کے نبی آئے۔ خدا خود ان کا انتخاب کرے گا۔ (دیکھیں تین احادیث، بیس حضورؐ کی کتب کے حوالے اور دو خلیفہ ثانی صاحبؒ کا تفسیر کبیر کا حوالہ اور حضرت مولانا راجیکی صاحبؒ کا حوالہ۔۔۔) تو پھر آج ہم احمدی مجددین کا دروازہ بند کیوں کر رہے ہیں۔ کیا ہم آنحضرت ﷺ اور ان کے پیارے مہدیؑ سے زیادہ عالم اور فاضل ہیں۔ نعوذ باللہ“

جواب: یہ واضح رہے کہ آپ نے جو آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ پیش کی ہے اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلِيًّا رَاسًا كُلِّ مِاۗةٍ سَنَةٍ مِّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا کہ اللہ تعالیٰ مبعوث کرے گا اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

اب واضح ہو کہ مجدد وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے فیض پا کر اس کی تربیت کے نتیجہ میں دین کی خدمت کرے اور معاشرے کے مفاسد کی اصلاح کرے۔ اب یہ دین کی خدمت اور اصلاح کا کام اپنے اپنے زمانہ میں کبھی نبی کرتا ہے، کبھی خلیفہ کرتا ہے اور کبھی خدا کا کوئی بھی مقرب اور پیارا جو اولیاء وغیرہ ہوتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اسی لئے انہیں معنوں میں نبی اکرم ﷺ کو مجدد اعظم قرار دیا، [یکچریا لکھت، روحانی خزائن جلد 20 ص 206]

خلافت راشدہ کے زمانہ میں ہر خلیفہ راشد نے دین کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں جو جو خطرناک فتنے ان کے زمانہ میں اٹھے وہ ہر تاریخ کا طالب علم بخوبی جانتا ہے۔ اور ان فتنوں سے دین کو بچایا اور اصلاح فرمائی پھر بعد کی تیرہ صدیوں میں ایسے بزرگ لوگ آتے رہے، ہر صدی میں ایک سے زائد اولیاء بھی آتے رہے اور دین میں ہونے والی خرابیوں اور مفاسد کی اصلاح کرتے رہے۔ یہاں تک کہ چودھویں صدی آگئی اور کسی نے بھی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا نہ

کوئی ایسی عظیم اصلاح کی کہ اسے مجدد کہا جاسکتا ہو۔ یہی وہ وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں علمائے امت اور امت محمدیہ کے افراد کو مخاطب کر کے بار بار یہ فرمایا ہے کہ یہ صدی خالی کیوں جا رہی ہے اس صدی کا مجدد ڈھونڈو، کوئی پیش کرو اور اس کے بالمقابل اپنے آپ کو پیش کیا۔

اس جگہ کم از کم ہر احمدی کے لئے غور کرنے کی بات ہے، ویسے تو ہر ایک کے لئے جو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو پڑھے اس کے لئے غور کرنا ضروری ہے، لیکن احمدی کا اسلئے کہا ہے کہ اس کے لئے تو آپ کی تحریرات حجت ہیں۔ اور اسی لئے عرض کیا گیا تھا کہ آپ کی تحریرات میں سے صرف ایک کتاب یا جلد کی بجائے یا سیاق و سباق سے الگ کر کے پڑھنے کی بجائے مکمل عبارت کو پڑھنا ضروری ہے۔ آپ نے کچھ حوالے اس خط میں لکھے ہیں، تو کیا صرف اسی قدر ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے یا اس موضوع پر کچھ اور بھی فرمایا ہے؟ تو کیا ضروری نہیں کہ جب اس موضوع پر غور کرنا ہو تو پھر آپ کی ایسی جملہ تحریرات کو دیکھنا ہوگا۔ اس پہلو سے جب ہم حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر غور کرتے ہیں تو وہ تو بہت واضح ہیں۔ کیا ایک احمدی ہونے کے ناطے آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صرف اس صدی کا ایک مجدد ہی سمجھتے ہیں یا کوئی اور مقام بھی تھا۔ کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے امام مہدی، مسیح موعود اور اپنا رسول بنا کر [امت نبی] نہیں بھیجا؟ کیا گزشتہ تیرہ صدیوں کے وہ اولیاء جنہوں نے اپنی اپنی جگہ تجدید دین کا کام بھی کیا کیا وہ بھی امام مہدی اور مسیح موعود تھے؟ اور کیا وہ سب بھی خدا کی وحی والہام کے ساتھ اسی طرح بھیجے گئے جس طرح کثرت مکالمہ و مخاطبہ کے ساتھ ایک نبی اور رسول کے طور پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے تھے؟ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام صرف اس ایک صدی کے امام نہ تھے بلکہ امام آخر الزمان تھے اور صرف اس ایک صدی کے مجدد نہ تھے بلکہ ایک ہزار سال کے لئے مجدد تھے۔ لیکچر سیا لکوٹ کا ایک حوالہ اوپر دیا گیا ہے۔ یہ لیکچر 1904ء کا ہے اس میں ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:

”اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ چونکہ یہ آخری ہزار ہے اس لئے ضرور تھا کہ امام آخر الزمان اس کے سر پر پیدا ہو اور اس کے بعد کوئی امام نہیں اور نہ کوئی مسیح۔ مگر وہ جو اس کے لئے بطور ظل کے ہو۔ کیونکہ اس ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے اور یہ امام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مسیح موعود کہلاتا ہے وہ مجدد صدی بھی ہے اور مجدّد الف آخری بھی۔“ [روحانی خزائن جلد 20 ص 209]

اس لئے حضرت اقدس کی اس مضمون پر ساری تحریرات پر نظر ڈالیں اور اس کی روشنی میں یہ فیصلہ کریں بلکہ فیصلہ تو اس

حکم و عدل نے فرمادیا اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ اب اگلے ہزار سال کا مجدد تو آچکا اور خود اپنے خط میں آپ نے ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے جامع الصغیر کا، کہ جس کے شروع میں میں خود ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر پر مسیح ابن مریم تو وہ امت کبھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ تو اس امت کا مہدی اور مسیح تو آچکا، جو آخر پر ہے، اور اسکے بعد کسی مجدد یا کسی اور امام کی خبر نہیں دی جا رہی تو یہ حدیث بھی جو آپ نے پیش کی ہے بتلا رہی ہے کہ اس امت کے آخر پر جو مسیح ہے وہ آخری ہے ان معنوں میں کہ اب اس کی نیابت اور خلافت میں اگلا سلسلہ چلے گا۔ پھر ایک اور حدیث نبویؐ بھی ہے جس میں ہے کہ۔۔۔ تم تکون خلافت علی منہاج النبوة، کہ پھر نبوت کا دور آئے گا اور اس کے بعد خلافت ہوگی اور اس حدیث میں ہے کہ تم سکت، کہ نبی اکرم ﷺ پھر خاموش ہو گئے، یہ ارشاد نبویؐ بھی ہماری رہنمائی کرتا ہے کہ امت محمدیہ کے آخر میں پھر خلافت کا سلسلہ چلے گا۔

اس ساری تشریح و تفصیل کے بعد دوبارہ غور فرمائیں کہ تجدید دین کے لئے تو کوئی شک نہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو کھڑا کرتا رہے گا اور کرتا رہا۔ اب جب چودھویں صدی آئی تو یہ ارشاد مبارک پہلے سے کہیں زیادہ آب و تاب اور شان و شوکت کے ساتھ پورا ہوا اور تجدید دین کے عظیم الشان کاموں اور مہمات کے لئے یہ سلسلہ ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر گیا اور ایک تسلسل پیدا کر دیا گیا۔ خدا نے تجدید دین کے لئے ایک رسول مبعوث کیا جس کے بعد خلافت کا ایسا سلسلہ قائم کیا کہ جو دائمی ہوگا اور کبھی قیامت تک منقطع نہ ہوگا۔ اس قدرت ثانیہ کا ہر مظہر تجدید دین کی عظیم مہمات سرانجام دیتا رہا اور دیتا رہے گا۔ انشاء اللہ

یہی تشریح حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمائی یہی تشریح آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے فرمائی، حیرت ہے کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؑ کے خطبات پر مشتمل ایک کتابچہ ”تین اہم خطبات“ کے صفحہ 43-41 کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ نے وہ خود پڑھا ہے؟ یہ سارا خطبہ آپ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے وہ بھی اسی تشریح کی تائید کر رہا ہے جو ابھی اوپر کی گئی ہے۔

2: ”ہم حضورؑ جو کہ اس آخری زمانہ کے امام ہیں اور خدا کے نبی ہیں ان کی بات مانیں یا کہ آج کے احمدی علماء کی بات مانیں“

اس سوال میں آپ خود اقرار کر رہے ہیں کہ اس آخری زمانہ کے امام، تو آپ کے پہلے سوال کا جواب اس میں بھی پوشیدہ ہے کہ یہ امام، یعنی حضرت مسیح موعودؑ اس پورے آخری زمانہ کے امام ہیں اب اور کوئی امام نہیں ہوگا جو آپ کی نیابت سے ہٹ کر آئے یا الگ سے امام ہو، اور اب ان کی نیابت میں آنے والا جو دودہ خلیفۃ المسیح ہی ہوگا۔ جسے بھی خدا اس

منصب پر کھڑا کر دے، اور ظاہر ہے کہ وہ بھی اسی آخری زمانے کے امام کی بات ہی آپ تک پہنچائے گا کوئی احمدی عالم ہو اگر وہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات کے منافی کوئی بات کرتا ہے تو وہ تو کوئی بھی نہیں مان سکتا، لیکن یہ فیصلہ کون کرے گا کہ یہ بات حضرت اقدس کے فرمودات کے متضاد اور متناقض ہے؟ یہ حق حکم و عدل کا ہے یا اسکے جانشین کا ان تنازعہ میں فی شئی فردوہ۔۔۔۔۔

3: ”حضورؑ نے تو ہمیں نصیحت فرمائی تھی اور کہا تھا کہ جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوتا تم سب مل کر کام کرو اور تم میں سے جس کی تین مومن گواہی دیں وہ میرے لئے بیعت لے سکتا ہے۔ اور جب کوئی خدا کا انتخاب کیا ہوا آجائے تو اسکو ماننا ضروری ہے ورنہ ہم فاسد کہلائیں گے۔ (قرآن اور حضرت مسیح موعودؑ کے مطابق)۔ اگر یہ سب درست ہے تو ہم کیوں دروازہ بند کر چکے۔“

اس کا جواب یہ ہے کہ غالباً آپ کی مراد حضرت اقدس کے اس ارشاد سے ہے جو رسالہ الوصیۃ، روحانی خزائن جلد 20 صفحات 304 سے 307 تک مشتمل ہے۔

جیسا کہ شروع میں عرض کیا گیا تھا مکمل سیاق و سباق کے ساتھ مضمون کو دیکھیں گے تو سارا معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ یہ اقتباس خلافت کے متعلق ہے جس کو قدرت ثانیہ کا نام دیا گیا ہے۔ اور اس کی مشابہت اور مثال حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ دے کر واضح کر دیا ہے کہ یہ قدرت ثانیہ کس قسم کی ہوگی۔ جس طرح آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوئے ایسا ہی یہاں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد ہی کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا اور جب تک ایسا نہیں ہوتا، یعنی وفات سے لے کر اسکے کھڑا ہونے تک، اس درمیانی عرصہ میں فرمایا کہ سب مل کر کام کرو، اور یہ درمیانی عرصہ کتنا ہوگا حضرت ابوبکرؓ کی مثال دے کر اچھی طرح سمجھا دیا آپ نے۔ اس لئے جماعت احمدیہ تو اس دروازے کو بند نہیں کر رہی اللہ کے فضل و کرم سے پانچ دفعہ اس دروازے سے گزر چکی اور انشاء اللہ قیامت تک گزرتی چلی جائے گی۔ انشاء اللہ

4: آپ نے چوتھا اور پانچواں سوال مصلح موعود کے متعلق کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اول یہ کہ کہاں حضرت خلیفہ ثانیؑ کو مصلح موعود کہا ہے یا اپنے کسی اور بیٹے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحبؑ کے علاوہ مصلح موعود کہا ہے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی ان کو مولود مسعود یا مصلح موعود نہیں کہا۔ اگر کہا ہے تو میری رہنمائی فرمائیں۔ اور پھر آپ لکھتے ہیں کہ مصلح موعود نے 1907ء کے بعد پیدا ہونا تھا۔ وغیرہ

دیکھیں مصلح موعودؑ کی بابت جو بنیادی پیشگوئی ہے وہ 1886ء کے اشتہار میں مفصل موجود ہے۔ اور بعد میں آپ نے



گا تو۔۔۔۔۔

صاف معلوم ہوا کہ مدت مقررہ یعنی نو برس کے اندر اندر اس محمود نے پیدا ہونا ہے۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا:

☆ اس بیٹے کے بعد 1889ء کے بعد کوئی اور ایسا بیٹا پیدا ہوا جس کا نام آپ نے محمود رکھا،  
☆ کیا آپ نے اسکے بعد ساری عمر کبھی بھی اس مذکورہ تقاول کے خلاف لکھا یا بیان کیا کہ وہ تقاول اور اظہار جو میں نے  
1889ء میں اپنے اس بیٹے کی بابت کیا تھا اب خدا نے مجھے وضاحت کر دی ہے کہ میرا وہ تقاول درست نہ تھا۔ آپ کا  
ایسا نہ لکھنا اور اس کے بعد کسی بھی بیٹے کا نام محمود یا بشیر نہ رکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ مصلح موعودؑ یہی  
وجود تھا۔ بلکہ اس ”محمود“ رضی اللہ عنہ، کی پیدائش کے بعد جب بھی اور کہیں بھی ذکر فرمایا تو اسی طور پر ذکر فرمایا کہ گویا وہ  
لڑکا جس نے مصلح موعود بنا تھا وہ اب پیدا ہو چکا اور اس کی عمر اتنی ہو چکی۔۔۔۔۔

چنانچہ سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 ص 36 پر آپ بیان فرماتے ہیں: ”پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی  
پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق  
کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی  
میعاد میں پیدا ہوا اور اب نو سال میں ہے۔“

پھر اس کے بعد اپنی وفات سے صرف ایک سال قبل اپنی تصنیف ”حقیقۃ الوحی“ صفحہ 371-372 میں آپ فرماتے ہیں:  
”ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے  
مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20 فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے  
فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب  
خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے  
کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگر چہ اب تک جو کیم  
ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے  
ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں  
لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔“

☆ اور پھر جس عبارت میں آپ نے یہ فرمایا کہ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے

یا وہ کوئی اور ہے، خدا کی فعلی شہادت نے بھی آپ کے اس تقادل کی تائید و تصدیق نے بھی کھول دیا کہ وہ مصلح موعود اور محمود جس کی ایک علامت لمبی عمر پانا تھا وہ یہی حضرت محمودؑ تھے جو 1889ء میں پیدا ہوئے اور 1965ء کو چھتر سال کی لمبی عمر پا کر فوت ہوئے۔

5: آپ نے اپنے اس سوال میں یہ لکھا ہے کہ خود حضورؑ نے 1894ء تک قطعی طور پر اپنے کسی لڑکے کو مصلح موعود نہیں کہا بلکہ سخت الفاظ میں اس کا انکار کیا۔ دیکھیں روحانی خزائن جلد 9 ص 40

آپ کی یہ بات تو درست ہے کہ قطعی طور پر اس وقت تک نہیں کہا تھا لیکن سخت الفاظ میں انکار سے کیا مراد ہے؟ بہتر ہوگا

کہ ہم وہ عبارت پوری طرح پڑھ لیں۔ جو کہ یہ ہے:

”باقی اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ لڑکے کی پیش گوئی کی نسبت خدا تعالیٰ نے دو لڑکے عطا کئے جن میں سے ایک قریباً سات برس کا ہے لیکن اگر ہم نے کوئی الہام سنایا تھا کہ پہلی دفعہ ضرور لڑکا ہی پیدا ہوگا تو وہ الہام پیش کرنا چاہئے ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ سچ ہے کہ ۸/۸ اپریل ۱۸۹۳ء ہم نے اطلاع دی تھی کہ ایک لڑکا ہونے والا ہے سو پیدا ہو گیا ہم نے اس لڑکے کا نام مولود موعود نہیں رکھا تھا صرف لڑکے کے بارہ میں پیشگوئی تھی اور اگر ہم نے کسی الہام میں اس کا نام مولود موعود رکھا تھا تو تم پر کھانا حرام ہے جب تک وہ الہام پیش نہ کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔“

اس سے صاف ظاہر ہے کہ قطعیت اور بات ہے لیکن تقادل اور قرآن مہیا کرنا اور بات ہے۔ دراصل خدا کے یہ پیارے اور مقربین ہر کہ عارف تر ترساں تر کے مصداق اس کی صفت غیوری اور صمدیت سے لرزاں ترساں رہتے ہیں جتنا وہ بتاتا ہے اسی قدر وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بات تو یہ ہے کہ روحانی خزائن کی جلد نمبر 9 کے بعد جلد 12 اور جلد 22 کے دو اقتباسات بھی سامنے رکھیں۔ اور تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحات 213 تا 223 بھی ضرور پڑھیں۔

6: اس سوال میں آپ نے ایک شخص عبدالغفار صاحب کی بابت کچھ تفصیلات لکھی ہیں کہ چوبیس سال سے اس صدی کے مجدد اور مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مجدد کا کام اور اس کی پہچان کیا ہے؟ اس کا اندازہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

کیا آپ حضرت مسیح موعودؑ کو مجدد مانتے ہیں؟

آپ یہ بھی جانتے ہوں گے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ان چوبیس سالوں میں کس قدر تجدید دین کا کام کیا تھا؟

آپ کی وفات کے بعد کئی لوگوں کو مجدد اور مصلح موعود ہونے کا شوق چرایا۔ صرف ایک بندے کی بات کیوں کریں، کئی

ب۔ ر۔ س۔ برادہ ر۔ ا۔ یہ ر۔ ا۔ دین سودا عبد صاحب

کبھی آپ نے سوچا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسلام کی سچائی کے لئے اپنے خدا سے مانگا کیا تھا اور خدا نے جواب کیا دیا تھا۔ یہ رحمت کا نشان تھا۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پیا یہ قبولیت جگہ دی۔۔۔۔۔“ آپ اگر حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کا بغور مطالعہ کرنے والے ہیں اور عقل سلیم کے مالک ہیں تو آپ کا کاشننس کیا کہتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اپنے

لوگ تھے۔ ان کے تو نام بھی لوگوں کو یاد نہیں ہوں گے تو جو سوالات اب اس نئے مدعی کے لئے اٹھائے جاتے ہیں ان پہلے دعویداروں کے حق میں کیوں نہیں اٹھائے جا رہے اور اگر اٹھائے گئے تو ان کی تردید کے لئے جو جوابات دئے گئے وہ اگر تب کافی وثافی تھے تو اب کیوں نہیں۔ اور اگر وہ جوابات درست نہ تھے تو پہلے ان لوگوں کی مجددیت کا اقرار کرنا چاہیے اور ان کو مصلح موعود تسلیم کر لینا چاہیے اور یوں تو ایک لائن لگی ہوئی نظر آئے گی ایسے لوگوں کی اور ایک مذاق بن جائے گا۔ جبکہ یہ مذاق نہ تھا۔

اسی طرح کیا اس کے بالقابل آپ کے بعد کسی بھی ایسے مدعی مجدد یا مصلح موعود کے کوئی تجدیدی یا دینی کارنامے آپ دیکھ سکتے ہیں جیسے اور جس قدر حضرت مسیح موعود یا حضرت مصلح موعود نے سرانجام دئے، قطع نظر اس کے کہ مجدد کی بحث میں یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ اب خلیفہ ہی مجدد ہو گا یا خلافت کے تابع اور نیابت میں خدا کسی فرد یا افراد کو خدمات دینیہ کی توفیق دیتا چلا جائے گا۔

اس پہلو سے بھی دیکھیں کہ جب کوئی خود اپنے آپ کو مصلح موعود کہتا ہے تو لازماً وہ حضرت مصلح موعود کی تکذیب کرتے ہوئے اپنے آپ کو اس کا مدعی قرار دے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے کوئی بھی ایسا شخص جو کسی بھی خلیفہ مسیح کو تو جھوٹا کہے یا اس کی تو بیعت نہ کرے اور خود مجدد یا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرے یہ امر محال ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کے خلاف ہے۔

ایک مصلح موعود جس نے اسی مسیح موعود کے ختم اور ذریت سے پیدا ہونا تھا وہ پیدا ہوا اور لمبی عمر پا کر فوت ہوا اس نے خدا کی قسم کھا کر بھی اعلان کیا میں ہی مصلح موعود ہوں، اس کے مصلح موعود ہونے پر حضرت مسیح موعود نے اظہار فرمایا آپ کے پہلے خلیفہ حضرت حکیم نور الدین صاحب نے مصلح موعود ہونے کا ذکر فرمایا صحابہؓ حضرت اقدس مسیح موعود نے بیان کیا، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اور الرابع نے فرمایا کہ وہی مصلح موعود تھا اور میں جو ایک عاجز انسان ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور پانچواں خلیفہ ہوں میں بھی یہی کہتا ہوں کہ وہ مصلح موعود یہی تھے یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

کبھی آپ نے سوچا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اسلام کی سچائی کے لئے اپنے خدا سے مانگا کیا تھا اور خدا نے جواب کیا یا تھا۔ یہ رحمت کا نشان تھا ”اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے پاپا یہ قبولیت جگہ دی۔۔۔۔۔“ آپ اگر حضرت اقدس مسیح موعود کی تحریرات کا بغور مطالعہ کرنے والے ہیں اور عقل سلیم کے مالک ہیں تو آپ کا کانشنس کیا کہتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے

خدا سے عبدالغفار جنبہ مانگا تھا؟ یا ہر وہ سر پھرا اور ذہنی مریض جو کہ ابھی تک درجن بھر مدعی ہونے کا ڈھنڈورا پیٹ کر حسرت کی نیند سو گئے؟؟ ہرگز نہیں، خدا اپنے پیاروں سے ہنسی اور محول نہیں کیا کرتا۔

ہوشیار پور کے شبِ دروز کی وعادوں کے طفیل خدا نے آپ کو روشن تر نشانات سے نوازا جن میں سے ایک روشن ترین چاندوہ بیٹا تھا جس کا نام محمود تھا۔ اور جس کے شکرانے کا ترانہ اس عبد شکور نے اس طرح بھی گایا

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا  
 کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا  
 بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی فسحان الذی اخزی الاعادی

یہ چاند روشن ہوا اور ایک عالم کو منور کر گیا اور خدا کے جلالی ہاتھ اس ماہ سے اندھیروں کو خود دور کرتے رہے اور حاسدوں اور معترضین کو شرمندہ اور رسوا کرتے رہے۔ اور ایسے لوگوں کے لاکھ چاہنے کے باوجود اس چاند کی چمک دمک اور آب و تاب میں اضافہ ہی ہوتا رہا۔ کبھی آپ نے سوچا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ پیشگوئیوں کے مطابق خلافت احمدیہ کا یہ کاروان کس طرح دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ کبھی یہ بھی غور کیا کہ جو سمجھتے رہے کہ ہم مصلح موعود ہیں یا مجدد ہیں یا خلافت کی کوئی ضرورت نہیں ایسے لوگوں اور ایسے سلسلوں کا انجام آخر کار کیا ہوا۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کتب اللہ لا غلین انا اور سلی کے تحت ایسے لوگوں کے لئے دعوت غور و فکر دے رہی ہے۔

ایک بات یہ بھی ذہن میں رکھیں کہ یہ صاحب اکیلے تو نہیں کہ جنہوں نے مجدد یا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے درجن بھر افراد تو ہوں گے تو آپ کے نزدیک ان سب کو چھوڑ کر صرف یہی ایک کیوں اپنے دعویٰ میں درست تسلیم کئے جائیں اور باقی جھوٹے ٹھہریں۔

اسی طرح تیس برس سے زیادہ مہلت نہ پانے کا معیار، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے مدعی وحی والہام کے لئے قرار دیا ہے جس پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ٹھہرایا گیا ہو۔

آپ کا یہ کہنا کہ ”ہم کئی سالوں سے لگا تار تبلیغ کر رہے ہیں مگر ابھی تک 100 لوگوں کو بھی کینیڈا میں احمدی نہیں کر سکے۔ ہمیں عبدالغفار صاحب اور ان کی جماعت کو واپس لانا چاہیے۔ یا اگر وہ درست ہیں تو پھر ہمیں اس مجدد کی بیعت کرنا ہوگی ورنہ حضور اور قرآن کے مطابق فاسق ٹھہریں گے۔۔۔۔۔“

یہ عجیب منطق ہے اگر کسی بھی ملک میں ہم ایک سو افراد کو احمدی نہ کر سکیں تو کیا وہی نتیجہ نکالا جائے جو آپ نکال رہے ہیں



To Hadhrat Aqdas Khalifatul Massih V ايدہ اللہ تعالیٰ بنصر العزیز ;

السلام و علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

Hadhur this humble had raised some questions regarding religious matter by writing a letter to you in December and requested for my help. But it is about April now but I have not received any reply from you. Hadhur if you will not guide us so then who we would ask to? This humble has done research for one year and I am sending again with this letter its summary. I hope this time reply must be received from you side. My questions are as written below, which were written in previous letter as well.

- (1) When Aanhadhrat<sup>ؑ</sup>, Hadhrat Massih Maud<sup>ؑ</sup> and his Sahaba<sup>ؑ</sup> rather Hadhrat Khalifatul Massih Alsani as well are in accord on this issue that at the head of every century Allah the most High will appoint a Mujaddid Himself such as Prophets of Bani-Israel had come. God will Himself choose them. (see three Aahadith, twenty references from Hadhur<sup>ؑ</sup> books and two references of Tafseer-e-Kabeer of Khalifa Sani and Maulana Rajaki Sahib<sup>ؑ</sup>'s reference on second page which is with the letter). So then today why we are closing the door of Mujaddadin; are we (God forbid) more knowledgeable than Aanhadhrat<sup>ؑ</sup> and his beloved Mahdi<sup>ؑ</sup>?
- (2) Should we follow Hadhur<sup>ؑ</sup> words who are the Imam of latter age and Prophet's of God or should we follow the words of Ahmadi scholars of this time?
- (3) Hadhur<sup>ؑ</sup> had advised us and said that till the time some is not raised with the Holy Spirit (Ruhul- Qudas) from God you all do work together in harmony with one another and among you about whom thirty believers do give testimony he can take baiat on my behalf. And when someone chosen by God has come then to believe him is necessary otherwise we will become rebellious according to Holy Quran and Hadhrat Massih Maud<sup>ؑ</sup>. If this is all correct then why we have closed the door.
- (4) Where Hadhrat Massih Maud<sup>ؑ</sup> has declared that Hadhrat Khalifa Sani<sup>ؑ</sup> is Musleh Maud or called his any other son other than Sahibzada Mubarak Ahmad Sahib<sup>ؑ</sup> as

Musleh Maud. Hadhur<sup>ؑ</sup> all his life never called them Maulood Masood or Musleh Maud in his entire life. If he has said then please do guide me.

- (5) Hadhur<sup>ؑ</sup> all his life till 1907 had been receiving glad tidings and revelations regarding Musleh Maud (Zaki Ghulam). Last revelation had happened right after the demise of Mirza Mubarak Ahmad whom he considered Musleh Maud by misunderstanding and such misunderstanding had happened many times from earlier Prophets too. From this it is clearly evident that Musleh Maud had to be born after 1907. It is the Sunnahtullah that Prophets are given that beings (promised beings) after the glad tidings. With my limited knowledge, I can provide you with four to five references from Quran Karim. Hadhur<sup>ؑ</sup> himself never declared Musleh Maud to any of his sons till 1894. On the contrary refused it with very strong words. See Ruhani Khazaine, volume 9, page40)
- (6) A person Abdul Ghaffar Janbah is claiming to be Mujaddid of this century and Musleh Maud since last 24 years. And as he says, many time he wanted to discuss this issue with Jama'at and Khulafa but why Jama'at does not shut his mouth with arguments. We have very great scholars. We have MTA. Hadhur we should bring this person on MTA to give him a chance to speak to everyone and then perhaps he could be brought back on track. Our silence from many years certainly is not appropriate. Hadhrat Massih Maud<sup>ؑ</sup> real Jama'at indeed can confound people with solid arguments. Then what is the problem? We are preaching regularly from many years in Canada but till now we could not convert 100 people into Ahamadiyyat. We should bring back Abdul Ghaffar sahib and his Jama'at. Or if he is correct then we should take baiat of this Mujaddid otherwise according to Hadhur<sup>ؑ</sup> and Holy Quran we will become fasiq (rebellious). We remembered that Hadhur<sup>ؑ</sup> had said that if some one says that he is from God but in fact be impostor then he will not get respite for more than 23 year and his life artery is attacked and God does cut it. This is indeed in accordance with the teaching of Holy Quran. But it had been 24 year to this person. Their web site is as follow.

[www.alghulam.com](http://www.alghulam.com)

Abdul Ghaffar claims to be from God and God representative and to be the Promised Ghulam of Hadhrat Mahdi. And since 24 years saying on oath of God yet again and again that God is with him and I am true in my claim.

Hadhur I am hopeful that you will guide me and soon after contacting Abdul Ghaffar Janbah Sahib, on MTA before all Ahmadis you will separate chalk from cheese.

This humble person is desperately waiting for reply of my both letters since last four months. But till now I have not received any reply. This humble also hope that you will deal with me very politely and such as some people have said to me that I will be sacked from the Jama'at because I am asking these questions in writing. I hope it will not be so.

Wassalam,

Humbly,

Sayyad Maulood Ahmad

10610 Jane St. Maple, ON. L6A3A2, Canada.